معراج محمد بارق

فتنۂ دل و نگاہ؟

(گانے بجانے) کے مکروہ و ممنوع ہونے کے دلائل بیان کرنے میں اہل علم قران مجید سے تین آیات پیش کرتے ہیں۔

(۱) وَ مِنَ النَّاسِ مَن یَّشتَرِی لَھوَ الحَدِیثِ لِیُضِلَّ عَن سَبِیلِ اللہِ بِغَیرِ عِلم (سورہ لقمان آیت نمبر ٦)

بعض لوگ کھیل کی باتیں خرید کرتے ہیں تاکہ بغیر علم کے خدا کی راہ سے گمراہ کریں۔

سعد بن جبیر سے روایت ہے کہ ابو الصہباء نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے اس آیت کے معنی پوچھے تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم وہ غناء ہے۔ مجاہد نے کہا لہوالحدیث کے معنی غناء ہیں سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے لہوالحدیث کے بارے میں سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ وہ غنا ہے (یعنی راگ رنگ)

۲۔ وَ اَنتُم سَامِدُون (سورہ النجم آیت نمبر ٦١)

یعنی تم غافل ہو۔

یحیٰ بن سعید نے بیان کیا کہ سفیان نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا انہوں نے کہا "وانتم سامدون" سے مراد غنا ہے۔ مجاھد نے بیان کیا "سَامِدُون" کے معنی غنا ہیں

۳۔ وَاستَفزِز مَنِ استَطَعتَ مِنھُم بِصَوتِکَ (بنی اسرائیل،آیت ٦۴)

اے ابلیس جس کو تجھ سے ہو سکے اپنی آواز سنا کر اپنی طرف ابھار لے۔

سفیان ثوری نے لیث سے روایت کیا کہ مجاہد نے اس آیت سے مراد غنا، مزامیر لی ہے (راگ و رنگ) سنت سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ نافع نے کہا ایک بار حضرت ابن عمر نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو جلدی سے اپنی انگلیاں دونوں کانوں میں ڈال لیں اور اپنی سواری کو راستہ سے موڑ لیا اور بار بار پوچھتے تھے کہ اے نافع کیا وہ آواز آتی ہے؟ میں کہہ دیتا تھا کہ ہاں یہ سن کر چلے چلتے تھے کہ میں نے کہا اب وہ آواز نہیں آتی۔ اس وقت انہوں نے اپنے ہاتھ کانوں سے جدا کئے اور سواری کو راستے کی طرف لوٹایا اور بولے کہ میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تھی آپ نے یہی عمل فرمایا تھا جیسا میں نے کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی گانے کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ تعالی اس کی طرف دو شیطان بھیجتا ہے۔ وہ دونوں اس کے اوپر سوار ہوجاتے ہیں۔ ایک اس جانب دوسرا اُس جانب ہوتا ہے۔ وہ اپنے پاؤں اس گانے والے کے سینے میں مارتے ہیں جب تک وہ گاتا رہتا ہے۔

تلبیس ابلیس میں علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میں نے علی سائح سے سنا، کہتے تھے کہ میں نے ابوالحارث اولاسی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے شیطان کو خواب میں اولاس کی کسی ایک چھت پر دیکھا۔ میں بھی ایک چھت پر تھا۔ ایک گروہ اس کی داہنی طرف تھا اور ایک بائیں جانب اور وہ عمدہ لباس پہنے تھے۔ ان میں سے ایک

گروہ نے کہا کہ کچھ بولو اور گاؤ۔ انہوں نے گانا شروع کیا میں اس راگ اور گانے کی خوش آوازی اور سریلے پن سے ایسا بے خود اور مدہوش ہو گیا کہ بے اختیار چھت سے نیچے چھلانگ لگانے کو دل چاہا پھر شیطان نے ان سے کہا کہ ناچو۔ وہ نہایت عمدہ ناچ ناچے، پھر شیطان نے مجھ سے کہا اے ابو الحارث! میں نے اس غناء (راگ) اور رقص کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں پائی جس کی وجہ سے میں تم پر قابو پا سکوں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ لہو ولعب کی چیزوں کا آغاز شیطان کی طرف سے ہے اور ان کا انجام کار اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔

ضحاک نے کہا غنا (گانا) دل کو خراب اور اللہ کو ناراض کرتا ہے۔

عبدالرحمن ابن جوزی کا قول ہے کہ جو شخص حرام یا مکروہ کو قربت الٰہی خیال کرے وہ اس اعتقاد سے کافر ہو جائے گا کیونکہ علماء سماع کو حرام بتاتے ہیں یا مکروہ کہتے ہیں۔

صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عمر بن قرہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے شقاوت و بدبختی مقدر فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ کو بغیر دف بجائے رزق نہیں مل سکتا آپ مجھ کو غناء (گانے) کی اجازت دیدیجئے۔ میں فحش گانے نہیں گاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھ کو اجازت نہیں دوں گا۔ اور نہ تجھ کو چشم عطا سے دیکھوں گا۔ اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو حلال و پاکیزہ رزق عطا فرمایا ہے مگر تو اللہ کے رزق میں سے حرام اختیار کرتا۔ ہے اگر میں تجھ کو اس سے پہلے اس کی ممانعت کر چکا ہوتا تو اس وقت تجھ سے بری طرح پیش آتا۔ چل میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کر "اب یاد رکھ اگر اس سمجھانے کے بعد بھی تو نے ایسا کیا تو میں تجھ کو دردناک مار لگاؤں گا اور تیرا منہ بگاڑ دوں گا اور تجھ کو تیرے گھر سے نکال کر شہر بدر کر دوں گا اور تیرا مال و اسباب مدینہ کے نوجوانوں میں لٹوا دوں گا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ یہی لوگ عاصی اور نافرمان ہیں جو کوئی ان میں سے بغیر توبہ کیے مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو حشر کے روز ننگا اٹھائیگا۔ اور جب وہ کھڑا ہوگا تو لڑکھڑا کر گر پڑے گا۔

علامہ عبدالرحمن ابن جوزی فرماتے ہیں جاننا چاہیے کہ راگ میں دو باتیں جمع ہوتی ہیں۔ اول تو دل کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں غور کرنے اور اس کی خدمت میں قائم رہنے سے غافل کر دیتا ہے۔ دوسرے دل کو جلد حاصل ہونے والی لذتوں کی طرف راغب کرتا ہے جن میں بہت بڑی شہوت جماع ہے اور جماع میں کامل لذت نئی عورتوں میں ہے اور نئی لذت حلال ذریعہ سے حاصل ہونا دشوار ہے۔ لہذا انسان کو زنا پر انگیختہ کرتا ہے۔ یہاں معلوم ہوا کہ زنا اور غناء میں باہم تناسب ہے۔ اس جہت سے غناء روح کی لذت ہے (غذا نہیں) اور زنا لذت نفسانی کا بڑا حصہ ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ الغناء رقبة الزنا یعنی راگ زنا کا افسون ہے (ماخوذ، تازیانۂ شیطان)

ہمارے ملک کی مخلوط اور مغرب زدہ موسیقی کی رسیا سوسائٹی کا حال یہ ہے کہ

اب یہاں ابلیس کا پنجہ بہت مضبوط ہے
باطل و حق ملک کے قانون میں مخلوط ہے

ان آیات و احادیث کی روشنی میں غناء (راگ رنگ) کے شائقین اپنا انجام سوچ لیں۔